۲۳
اُم البنینؑ نے پھر یہ کہا سر کو پیٹ کر
اس نے کہا کہ راہ میں تھا جب میں توجہ گر
قاصد بتا کہ زینبؑ بیکس گئی کدھر
جلتے تھے اہل بیتِ محمدؐ برہنہ سر

ثابت لباس بھی نہ کسی کے بدن میں تھا
مشکل کشا کی بیٹی کا بازو رسن میں تھا

مرثیہ نمبر ۱۹/۳

۱
کسی کا دل غم فرقت سے بیقرار نہ ہو
کوئی مریض تپ ہجر سے دوچار نہ ہو
کسی کی چشم کو اندوہ انتظار نہ ہو
کوئی جہاں میں صغرا سا سوگوار نہ ہو

ترستی شکل پدر کو وہ خوش نہاد گئی
گئی جہاں سے پر آہ نامراد گئی

۲
لحد میں فاطمہ صغراؑ ہے آج تک بے چین
پکارتی ہے یہی قبر سے بہ شیون و شین
ہے آنکھیں کھولے ہوئے شاہ کی وہ نور العین
بتاؤ اہل مدینہ پھرے سفر سے حسینؑ

نہ سمجھے کوئی کہ میں چین سے مزار میں ہوں
تڑپتی رہتی ہوں بابا کے انتظار میں ہوں

۳
میان قبر تو صغرا کو ہے یہ رنج و ملال
اکیلے گھر میں تڑپتی تھی وہ خجستہ خصال
سناؤں حادثہ زندگی کا اب احوال
یہی دعا تھی کہ جلد آئے فاطمہؑ کا لال

درود شہ کی خبر درد کی کہانی تھی
خبر سنی تھی جو آنے کی وہ سنائی تھی

سنا مدینہ میں اک دن کہ قاصد آیا ہے
خدا نے آج یہ دن عید کا دکھایا ہے
خبر مسافر خیر النساءؑ کی لایا ہے
کہ مژدہ آمد قاصد کا آج پایا ہے

سفر سے فاطمہؑ کے نور عین بھی آئیں
وہ دن کبھی آئے الٰہی حسینؑ بھی آئیں

Presented by www.ziaraat.com

www.ShianeAli.com

۵
پکاری حضرت ام البنینؑ کو صغراؑ
کہ پوچھ آیئے قاصد سے حال بابا کا
اب آپ کیجیئے تکلیف اتنی بہر خدا
جو کہے آپ کے ہمراہ میں چلوں دکھیا
کہا یہ دادی نے صدقے گئی میں جاتی ہوں
خبر مسافر زہراؑ کی پوچھ آتی ہوں

۶
یہ کہہ کے اوڑھ لی ام البنین نے سر پہ ردا
ہر ایک کوچہ میں ہے وا محمدا کی صدا
نکل کے گھر سے مگر آہ دیکھتی ہیں کیا
تمام اہل مدینہ ہیں صرف آہ و بکا
وطن میں غل ہے شہ مشرقین قتل ہوا
بتول کہتی ہے میرا حسینؑ قتل ہوا

۷
لکھا ہے قاصدِ غمگین میاں مسجد تھا
کہ آئیں حضرت ام البنینؑ بھی اس جا
برہنہ سر تھا گلے میں تھی اس کے شال عزا
کہا بتا مجھے اے قاصد حسینؑ بتا
حسین خیر سے ہیں اور اقربائے حسینؑ
سر اپنا پیٹ کے اس نے کہا کہ ہائے حسینؑ

۸
کہوں حسین کا کیا حال حال دل ہے تباہ
اور حلق خشک پہ ہفتاد ضرب خنجر آہ
ہزار و یک صد و پنجاہ زخم یک تن شاہ
چڑھا حسینؑ کے سینے پہ قاتل بدخواہ
سر حسینؑ تو اس بدگمان نے کاٹا
غضب ہے ہاتھوں کو پھر ساربان نے کاٹا

۹
یہ سن کے غش ہوئی ام البنینؑ عالی جاہ
ہوا جو غش سے افاقہ علیؑ کی بیوہ کو آہ
اٹھا یہ شور کہ فریاد یا رسول اللہ
نہ پوچھا حال سر زینبؑ کے بھی تو ہے آگاہ
وہ ساتھ مر گئی بھائی کے یا اسیر ہوئی
لحد پہ سبطِ پیمبر کے یا فقیر ہوئی

Presented by www.ziaraat.com

۱۰
سر اپنا پیٹ کے وہ نامہ بر یہ چلایا
رسول زادیوں پر سخت حادثہ آیا
حسینؑ نے تو کفن بھی ابھی نہیں پایا
برہنہ سر ہیں اٹھا جب سے شاہ کا سایا

مرثیہ نمبر ۲۰

گلے میں طوق ہے عابدؑ کے شدت تپ میں
ہیں زخم نیزوں کی نوکوں کے پشت زینبؑ میں (کر)

۱
جب لٹ کے کربلا سے اسیر ستم چلے
روتے سروں کو پیٹتے پابندِ غم چلے
سجادؑ سر برہنہ پدر دو الم چلے
زینبؑ نے لاش شہ سے کہا بھائی ہم چلے

مرنے سے آپ کے میں یہ ایذا اٹھاتی ہوں
دربار میں یزید کے سر ننگے جاتی ہوں

۲
ہے ہے مرے مسافر کرب و بلا حسینؑ
ہے ہے تجھے نہ پانی کا قطرہ ملا حسینؑ
ہے ہے مرے غریب مرے مہ لقا حسینؑ (کر)
ہے ہے تمام تن ترا ٹکڑے ہوا حسینؑ (کر)

پیاسے گلے پہ خنجر بیداد چل گیا
ہے ہے تڑپ تڑپ کے ترا دم نکل گیا (کر)

۳
اے نینوا علیؑ کی بضاعت تجھے ملی
لے خاک میری ماں کی ریاضت تجھے ملی
اے کربلا خدا کی امانت تجھے ملی
لے اے زمیں شمع امامت تجھے ملی

دامن ترا بھرا میری کھیتی اجڑ گئی
سرحد میں تیری بھائی سے زینبؑ بچھڑ گئی

۴
یہ کہہ کے سر کو پیٹ کے روئی وہ دل جلی
گردن رسن میں آپ کی بیٹی کی ہے بندھی
آکر نجف سے حال مرے دیکھو یا علیؑ
کہتی یہ ماریہ سے وہ باچشم تر چلی

ہے ہے میں کربلائے معلّٰی میں لٹ گئی (کر)
پردیس میں میں آکے برادر سے چھٹ گئی (کر)

Presented by www.ziaraat.com